Rampur State Gazette.

رامپور اسٹیٹ گزٹ

بحکم اعلحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

نمبر ۵ — مطبوعہ روز شنبہ تاریخ ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۹ جنوری ۱۹۳۸ء — جلد ۵۰

حصہ اول

احکام اجلاس ہمایوں اعلحضرت بندگانحضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

۱	منظوری رخصت لفٹنٹ محمد احمد شہید صاحب ملٹری میڈیکل آفیسر	۲

آرڈرز ان اسٹیٹ کونسل رامپور

۱	علاوہ الاؤنس کارکردگی بہ بابو کرشن کمار کلرک بصلہ انجام دہی خدمات بابو شنکر دیال (رٹائر شدہ)	۳
۲	منظوری آسامی جدید اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ کلرک ڈیولنگ اسکول	//
۳	استثنا منشی تربھون ناتھ نائب تحصیلدار و منشی تجمل حسین خان نائب تحصیلدار از ٹریننگ	۳و۴
۴	منظوری تجویز جوڈیشل کمیٹی نسبت سزائے موت رفیق احمد عرف رفی ملزم	۵تا۹

(مطبوعہ اسٹیٹ پریس رامپور)

احکام اجلاس ہمایوں اعلیٰ حضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

حکم:- واقع ۲۵ جنوری ۱۹۳۶ء

مرتبہ عرضداشت عالی مرتبت صاحب آرمی منسٹر بہادر باستدعائے صدور حکم منظوری رخصت اتفاقیہ سات یوم کپتان محمد احمد شہید صاحب میڈیکل آفیسر ملٹری ہاسپٹل از ۲۲ لغایت ۲۸ جنوری ۱۹۳۶ء بغرض روانگی کلکتہ حسب سفارش صاحب چیف میڈیکل آفیسر بہادر۔

حکم

بموجب رپورٹ کپتان محمد احمد شہید ملٹری میڈیکل آفیسر کی رخصت اتفاقیہ سات یوم ۲۲ لغایت ۲۸ جنوری ۱۹۳۶ء منظور ہے۔ سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں

دستخط اعلیٰ حضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

آرڈران کونسل رامپور اسٹیٹ

آرڈران کونسل رامپور اسٹیٹ:- واقع ۱۹ر جنوری ۱۹۳۸ء

اسٹیٹ کونسل کے جلسہ منعقدہ ۱۰ر جنوری ۱۹۳۸ء میں کاغذات عطائے دس روپیہ ماہانہ الاؤنس کارکردگی بہ بابو کرشن کمار مشاہرہ دار بیالیس روپیہ بعوض انجام دہی خدمات بابو شنکر دیال ریٹائرشدہ مشاہرہ دار ستر روپیہ پیش ہو کر طے پایا کہ:-

حسب اتفاق فائنانس، بابو کرشن کمار کلرک کو تا ادائیگی خدمات متعلقہ بابو شنکر دیال کلرک ریٹائرشدہ مبلغ دس روپیہ ماہانہ الاؤنس کارکردگی یکم ستمبر ۱۹۳۷ء سے دلایا جانا منظور ہے بوجہ خلوئے آسامی بجٹ دارالانشاء کی مد مشاہرات میں گنجائش ہے۔

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔ ایک نقل درج گزٹ ہو

دستخط عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر

دستخط صاحب سکریٹری بہادر اسٹیٹ کونسل

آرڈران کونسل رامپور اسٹیٹ:- واقع ۱۹ر جنوری ۱۹۳۸ء

اسٹیٹ کونسل کے جلسہ منعقدہ ۱۰ر جنوری ۱۹۳۸ء میں تجویز عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر بابت منظوری جدید آسامی ایک اسسٹنٹ اکاؤنٹ کلرک مشاہرہ بیس روپیہ برائے ریونگ اسکول۔ از ۳۹-۱۹۳۸ء پیش ہو کر طے پایا کہ:-

حسب صراحت تجویز ایک جدید آسامی اسسٹنٹ اکاؤنٹ کلرک کی منظوری دیجاتی ہے۔

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔ ایک نقل درج گزٹ ہو۔

دستخط عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر بہادر

دستخط صاحب سکریٹری بہادر اسٹیٹ کونسل

آرڈران کونسل رامپور اسٹیٹ:- واقع ۱۹ر جنوری ۱۹۳۸ء

اسٹیٹ کونسل کے جلسہ منعقدہ ۱۰ر جنوری ۱۹۳۸ء میں تجویز عالی مرتبت صاحب ریونیو منسٹر بہادر بابت منظوری استثناء منشی تجمل حسین خاں نائب تحصیلدار مشاہرہ دار پچاس روپیہ و منشی تربھون ناتھ نائب تحصیلدار مشاہرہ دار چالیس روپیہ از ٹریننگ و دلانے ساٹھ روپیہ ماہانہ تنخواہ ابتدائی گریڈ از آغاز سنہ ۳۹-۱۹۳۸ء پیش ہو کر واضح ہو کہ گریڈ اسکیم منظورہ اکتوبر ۱۹۳۵ء میں ٹرینڈ نائب تحصیلدار کے ابتدائی گریڈ کی تنخواہ ساٹھ روپیہ ماہانہ منظور ہوئی ہے۔ نامبردگان نے ٹریننگ حاصل نہیں کی ہے۔ اور قاعدہ میں گریڈ اسکیم سے مستفید نہیں ہوسکتے۔ لیکن ان کو کافی تجربہ حاصل ہوچکا ہے اور خدمات پسندیدہ رہی ہیں اگرچہ بمقابلہ ٹرینڈ نائب تحصیلداران ان کو تحصیلداری پر ترقی کا حق حاصل نہیں ہے۔ تاہم بلحاظ تجربہ و قابلیت ٹریننگ کی شرط سے مستثنیٰ کرکے گریڈ کی ابتدائی تنخواہ ساٹھ روپیہ ماہانہ آغاز سنہ ۳۹-۱۹۳۸ء سے دلائی جانا مناسب ہے جس سے فائنانس کو بھی اتفاق ہے۔

طے پایا کہ:-

(۱) منشی تجمل حسین خاں نائب تحصیلدار مشاہرہ دار پچاس روپیہ و منشی تربھون ناتھ نائب تحصیلدار مشاہرہ دار چالیس روپیہ کو ٹریننگ سے مستثنیٰ کرکے آغاز سنہ ۳۹-۱۹۳۸ء سے ٹرینڈ نائب تحصیلدار کے ابتدائی گریڈ کی تنخواہ ساٹھ روپیہ ماہانہ فی کس دلائی جانا منظور ہے۔

(۲) اگر کوئی ملازم اپنے عہدہ کی مقررہ استعداد نہ رکھنے کی وجہ سے گریڈ کی ابتدائی تنخواہ نہ پاسکتا ہو تو برائے آئندہ عالی مرتبت صاحب منسٹر بہادر انچارج صیغہ کو اختیار حاصل ہوگا کہ اگر وہ اس امر سے مطمئن ہوجائیں کہ ملازم اپنی خدمات قابل اطمینان انجام دے رہا ہے تو وہ بعد اختیارات خود ملازم کو گریڈ کی ابتدائی تنخواہ بحکم خود دلاسکتے ہیں۔

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔ ایک نقل

درج گزٹ ہو۔

دستخط عالی رتبت صاحب چیف منسٹر بہادر

دستخط صاحب سکریٹری بہادر اسٹیٹ کونسل

مجموعہ فوجداری　جوڈیشل کمیٹی

رفیق احمد عرف رفّا ملزم ساکن قصبہ شاہ آباد اپیلانٹ (سید احمد وکیل) بنام سرکار رہیا در ذریعہ گیندن لال مہلوک رسپانڈنٹ۔

بنا راضی تجویز عدالت العالیہ ہائی کورٹ مؤرخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۳۶ء مقدمہ مندرجہ عنوان میں رفیق احمد عرف رفّا ملزم پر بجرم دفعہ ۳۰۲ ت عدالت سشن سے حکم سزائے موت صادر کیا گیا اور مسل بغرض منظوری حکم سزائے موت بنچ ہائی کورٹ ارسال کی گئی۔ بنچ ہائی کورٹ نے حکم سزائے موت کو بحال رکھتے ہوئے مسل مقدمہ بغرض منظوری حکم سزائے موت جوڈیشل کمیٹی میں ارسال کی ہے۔ اور ملزم نے حکم سزا کے خلاف اپیل کیا ہے

واقعات مقدمہ مختصراً یہ ہیں کہ رفیق احمد عرف رفّا ملزم بتاریخ ۲۸ر جون ۱۹۳۶ء آدھی رات کے بعد گیندن لال مہلوک کے مکان موقوعہ شاہ آباد میں داخل ہوا اور اسکو ایسی حالت میں کہ وہ اپنی چارپائی پر سو رہا تھا چاقو سے مضروب کیا۔ اسکی بیوی اور ماں بھی اسی مکان میں چارپائیوں پر علیحدہ علیحدہ سو رہی تھیں۔ بعد ایک بجے رات کے اس کی ماں اور بیوی گیندن لال کے اس چیخنے کی آواز سے کہ "رفّا" اسکو مارے ڈالتا ہے بیدار ہوئیں۔ بغرض حصول امداد وہ بھی چیخیں چلائیں۔ اس ڈنڈ پکار پر شب چرن لال گواہ ثبوت ۳ اور چھوٹے لال گواہ ثبوت ۲ گیندن لال کے دروازہ پر پہنچ گئے جنہوں نے ملزم کو چاقو ہاتھ میں لئے ہوئے گھر میں سے باہر دروازے سے بھاگتے ہوئے دیکھا اس کے بعد دوسرے پڑوسی بھی اس موقع پر پہنچ گئے اور گیندن لال کے مکان میں جا کر اس سے واقعہ دریافت کیا تو اس نے یہ بیان کیا کہ رفّا نے اس کو چاقو سے مضروب کیا ہے۔ اس کے بعد گیندن لال مع چار اشخاص کے پیدل تھانہ گیا اور خود اپنی زبانی رپورٹ لکھائی تھانہ گیندن لال کے مکان سے تخمیناً دو سو قدم کے فاصلہ پر ہے۔ جس وقت کہ اس نے یہ رپٹ لکھوائی اس وقت مہلوک بالکل اپنے ہوش و حواس میں تھا اور رپورٹ پر اپنے دستخط ثبت کئے مضمون رپٹ حسب ذیل ہے:۔

"میں شب چرن لال برہمن شاہ آباد کا مقیم ہوں میرے چچا شنکر لال کوٹھی سرکار میں یہاں ملازم ہیں ۲۴-۲۵ دن ہوئے مجھ سے رفّا فراش میرے محلہ دار نے سیڑھی کام کرنے کو مانگی تھی۔ میں نے کہا کہ سرکاری سیڑھی تھی وہ چلی گئی۔ میرے یہاں اب نہیں ہے تو کہا کہ "میں اچھا کا بچا ہوں چاقو سے خبر لوں گا۔ آج ابھی قریب ۱ بجے رات کے رفّا نے میرے گھر میں آ کر مجھے چاقو سے مارا وہ تین چاقو میری گردن و سینہ پر مارے میں نے چیخیں ماریں تو رفّا بھاگ گیا اور میرے پڑوسی الطاف و شب چرن لال و اسحاق و دولہ کا لڑکا و اور آدمی آ گئے گھر میں میری ماں اور میری عورت تھی۔ ایک چاقو چھاتی پر لگا ہے۔ رفّا پر دعوے ہے تحقیقات کر لیجائے اور مجھے شفاخانہ بھیجدیا جاوے"

سب انسپکٹر خورشید علی خاں افسر تفتیش کنندہ نے رپٹ درج کی ہے۔ اور بعد ختم مضمون رپٹ مہلوک کی ضربات نوٹ کیں اور شب چرن لال گواہ ثبوت ۳ و حنیف خاں گواہ صفائی کے دستخط اور نشان انگوٹھا اس اندیشہ سے کہ مہلوک کی وفات جلد واقع نہ ہو جائے رپٹ پر لے لئے ہیں۔ بعد اختتام رپٹ سب انسپکٹر موصوف نے ایک فرد رضامندی مرتب کی جس پر الطاف گواہ صفائی کے دستخط بطور گواہ کے کرائے اور مہلوک کو شفاخانہ بھیجدیا۔ جہاں دو گھنٹہ بعد وہ فوت ہو گیا۔

اس مقدمہ میں مسماۃ سونا اور مسماۃ رشیدہ زوجہ مہلوک۔ اور شب چرن لال اور چھوٹے لال عینی شاہد پیش ہوئے گو کہ مسماۃ سونا اور مسماۃ رشیدہ نے بوقت وقوعہ ملزم کو شناخت نہیں کیا۔ لیکن چیخ مارنے کی حالت میں مہلوک کو یہ کہتے ہوئے سنا

رفا ملزم اسکو مارے ڈالتا ہے" اور شیچرن لال اور چھوٹے لال نے ملزم کو چاقو لئے ہوئے مکان سے باہر نکلتے ہوئے گیندن لال کے دروازہ پر دیکھا۔ اور شناخت کیا۔ ان دونوں کا یہی بیان ہے کہ اسوقت جب انہوں نے گیندن لال سے دریافت کیا کہ اسکو کسنے مارا ہے۔ تو اسنے رفا ملزم کا نام لیا۔ بطور قرائنی شہادت کے پیارے اور بلدیو پرشاد پیش ہوئے ہیں۔

پیارے نے وقوعہ سے تخمیناً دو ماہ قبل رفا ملزم کو مقتول سے سیٹری مانگتے ہوئے دیکھا تھا۔ اور بلدیو پرشاد نے شب وقوعہ بوقت آٹھ بجے رات جب کہ وہ مقتول کے مکان پر دو عدد قمیض سیکر دینے گیا تھا ملزم نے اس سے دریافت کیا تھا کہ آیا مقتول اپنے مکان پر ہے یا نہیں۔ گواہ نے مقتول کے اپنے مکان پر موجود ہونے کی اطلاع ملزم کو دی تھی۔

رپٹ ابتدائی میں شیچرن لال۔ الطاف۔ حنیف۔ اور اسحٰق کا نام بطور گواہان لکھا گیا ہے۔ لیکن الطاف حنیف اور اسحٰق بطور گواہ ثبوت پیش نہیں ہوئے۔ بلکہ بطور گواہ صفائی پیش ہوئے۔ منشی خورشید علیخاں افسر تفتیش کنندہ کا یہ بیان ہے کہ انہوں نے انکو بطور گواہ ثبوت اسوجہ سے پیش نہیں کیا کہ وہ ملزم کے رشتہ دار اور قوم کے ہیں اور ملزم سے ساز کر گئے ہیں۔ چنانچہ یہ ہر سہ گواہان صفائی میں پیش ہوئے ہیں۔ نثار احمد ڈاکٹر ہسپتال شاہ آباد نے ملزم کی ضربات کے متعلق اپنی رپورٹ اور شہادت پیش کی ہے۔ انہوں نے چار ضربات مقتول کے سر اور سینہ کی ظاہر کی ہیں اور یہ بیان کیا کہ مقتول شفاخانہ آنے سے تخمیناً دو گھنٹہ بعد بوقت پانچ بجے صبح فوت ہو گیا۔ ڈاکٹر ظریف حسین نے معائنہ نعش مقتول کا کیا تھا اور مقتول کی وجہ موت زخموں سے کثیر تعداد میں خون کا بہ جانا اور اسکے سر کی چوٹ جو ہڈی کو توڑ کر بھیجے تک پہونچ گئی تھی ظاہر کی ہے اور یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ ایسے ضربات کے ہوتے ہوتے دو گھنٹہ میں موت کا واقع ہونا یقینی ہے

ملزم نے جرم سے انکار کیا اور یہ تسلیم کیا ہے کہ گیندن لال ضرور قتل کیا گیا ہے۔ لیکن کس نے اسکو قتل کیا یہ اسکے علم میں نہیں۔ نہ وہ یہ بتلا سکتا ہے کہ اس کا نام کیوں لیا گیا۔ ملزم نے صفائی میں چار گواہ پیش کئے۔ منجملہ ان چار گواہوں کے الطاف حسین۔ اسحاق۔ حنیف۔ یہ وہ اشخاص ہیں کہ جنکا رپٹ میں تذکرہ ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ یہ ہر سہ اشخاص ملزم سے ساز کر گئے ہیں۔ اسوجہ سے ثبوت میں پیش نہیں کئے گئے۔ یہ تینوں اشخاص منجانب صفائی پیش ہوئے ہیں اور یہ تینوں اشخاص بالکل ثبوت کیخلاف مختلف واقعہ بیان کرتے ہیں ان کا یہ بیان ہے کہ جب وہ فوراً بعد وقوعہ مقتول کے گھر پہنچے۔ اور جب انہوں نے مقتول سے دریافت کیا کہ کسنے مارا ہے تو اسنے یہ جوابدیا کہ اسکو تین یا چار اشخاص نے مارا ہے جنکو وہ نہ پہچان سکا اور ان ہر سہ گواہان نے یہ بھی بیان کیا کہ مقتول نے رپٹ میں بھی کسی شخص کو نامزد نہیں کیا تھا۔ بلکہ یہی بیان کیا تھا کہ اسکو تین چار شخصوں نے مارا ہے جنکو وہ نہ پہچان سکا۔ ان گواہان کے علاوہ مسماۃ محمدی منجانب صفائی پیش ہوئی۔ اس کا بیان یہ ہے کہ اسکو گیندن لال پندرہ دن اپنے مارے جانے سے پہلے شیچرن لال کے گھر اس کی بیوی کے پاس لیگیا تھا اور اس نے شیچرن لال کی بیوی کو پان دیتے ہوئے دیکھا تھا اور اسی اثنا میں شیچرن لال کا اسموقع پر آجانا اور اسکا گیندن لال سے غصہ سے یہ کہنا کہ اسنے تو اسکا پردہ کرا دیا تھا پھر یہ کیسے آیا؟ بیان کیا ہے۔

عدالت سشن نے ثبوت کی مضبوط شہادت کے مقابلہ میں صفائی کی شہادت کو باور نہیں کیا اور انکے نہ باور کرنے کے بجنسہ دلائل تحریر کئے ہیں اور جو اعتراضات منجانب صفائی شہادت ثبوت پر کئے گئے ہیں انکا عدالت موصوف نے اپنی تجویز میں یکے بعد دیگرے معقول جوابات کے ساتھ ذکر کیا ہے چنانچہ عدالت سشن نے رفا ملزم کو جرم دفعہ ۳۰۲ کا ملزم قرار دیتے ہوئے اسکو سزائے موت کا حکم دیا۔ ہائیکورٹ کی

بنچ نے بھی عدالت سیشن کی تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے حکم سزا کو بحال رکھا۔ اب یہ مسل ہمارے روبرو جوڈیشل کمیٹی میں پیش ہوئی ہمنے قابل وکیل ملزم اور عالی مرتبت اسٹیٹ ایڈوکیٹ صاحب کی بحث کو سنا اور شہادت مسل کو بھی بغور ملاحظہ کیا۔ فاضل وکیل ملزم نے اپنی بحث میں ہمارے روبرو چند اعتراضات کئے ہیں جو حسب ذیل ہیں

وکیل ملزم نے سماۃ سونا مادر مہلوک اور شیو چرنداس گواہ ثبوت ۲ کے بیانات میں اس اختلاف کیطرف ہماری توجہ مبذول کی کہ "سماۃ سونا کا بیان ہے کہ ملزم بوقت واردات دھوتی پہنے ہوئے تھا۔ لیکن شیو چرنداس اور چھوٹے لال نے ملزم کو پائجامہ و قمیص پہنے ہوئے دیکھا جبکہ وہ مہلوک کو مار کر دروازہ سے باہر نکل رہا تھا" ہماری رائے میں یہ اختلاف ایسی صورت میں زیادہ موثر نہیں ہے جبکہ سماۃ سونا کی عمر ۷۵ سال کی ہے اور اسکی بینائی کمزور ہے اور وہ ملزم کو جیل میں شناخت بھی نہیں کرسکی۔ ایسی صورت میں اس کی نظر پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ یہ اعتراض ضرور اہم ہوتا اگر سماۃ سونا نے ملزم کو موقعہ پر اور جیل میں صحیح طور پر شناخت کرلیا ہوتا۔ دوسرا اعتراض وکیل ملزم کا یہ ہے کہ رپٹ مہلوک کو پڑھکر نہیں سنائی گئی اس لئے کہ رپٹ میں یہ عبارت درج نہیں ہے کہ "سنکر تصدیق کیا" لیکن شیو چرنداس کا جسکے رپٹ پر دستخط موجود ہیں یہ بیان ہے کہ "رپٹ مہلوک کو پڑھکر سنائی گئی تھی"۔ ایسی صورت میں یہ اعتراض وارد نہیں ہوتا رپٹ میں اس قسم کی عبارت کا درج نہ کرنا ضرور ایک فروگذاشت ہے۔ لیکن اگر فی الواقع رپٹ پڑھکر سنائی گئی ہو اور رپٹ میں یہ عبارت درج ہونے سے رہجائے کہ "سنکر تصدیق کیا" تو ہماری رائے میں دفعہ ۱۵۴ ضابطہ فوجداری کی پابندی ضرور ہو جائے گی۔ اس لئے کہ اصل مقصد یہ ہے کہ رپٹ اطلاع کنندہ کو سنادیجائے محض رپٹ میں سنا دیجانیکے اندراج سے دفعہ ۱۵۴ کی پابندی نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ اگر ایسا اندراج تو رپٹ میں ہو لیکن فی الواقع وہ سنائی نہ گئی ہو تو ایسی صورت میں دفعہ ۱۵۴ کی پابندی متصور نہ ہوگی۔

وجہ تحریک قتل کی نسبت وکیل ملزم نے ہماری توجہ اسطرف مبذول کی ہے کہ وہ نہایت کمزور ہے۔ ہمکو وکیل ملزم سے اور عدالت ہائے ماتحت سے اس امر میں بالکل اتفاق ہے کہ مہلوک کا ملزم کو سیڑھی نہ دینا۔ کافی وجہ تحریک قتل نہیں ہوسکتی لیکن قتل کے ایسے مقدمہ میں جسمیں شہادت ثبوت کافی و وافی ہو وجہ تحریک کا تلاش کرنا لابدی نہیں۔ حقیقت میں بعض مقدمات قتل میں وجہ تحریک پردہ خفا میں مستور رہتی ہے جس سے مہلوک بھی لاعلم ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں صرف ثبوت کو دیکھنا چاہئے۔ آیا ملزم پر جرم ثابت ہے یا نہیں۔ ہماری اس رائے کی تائید اودھ چیف کورٹ کی نظیر ۱۹۳۲ صفحہ ۴۹۰ دوارکا بنام قیصر ہند محولہ وکیل ملزم سے ہوتی ہے۔ اس نظیر میں فاضل جسٹس صاحبان نے یہ طے کیا ہے کہ۔ ۳۰۲ کے جرم میں عدالت کو پہلے اس شہادت پر غور کرنا چاہئے جس سے قتل کی وجہ تحریک ثابت ہوتی ہو۔ بلکہ مناسب طریق کارروائی یہ ہے کہ پہلے ارتکاب جرم کی شہادت کو جانچا جاتے ممکن ہے کہ وجہ تحریک کبھی نہ معلوم ہوسکے اور کسی غلط وجہ تحریک کا بیان ممکن ہے کہ عدالت کو بدراہی کی رہنمائی کرے۔ چنانچہ اس مقدمہ میں بھی ہمکو شہادت ثبوت کو پہلے جانچنا چاہئے اگر ثبوت ملزم کیخلاف کافی ہے تو پھر وجہ تحریک کو نظرانداز کردینا چاہئے۔ کیونکہ اس مقدمہ میں جو شہادت پیش کی گئی ہے اس سے وجہ تحریک بہت کمزور معلوم ہوتی ہے اور اس قسم کی وجہ تحریک سے عدالت کو بدراہی کی طرف رہنمائی کرنے کا اندیشہ پیدا ہوتا ہے۔

شہادت ثبوت میں سب سے زیادہ وقیع امر رپٹ

ابتدائی ہے جسکو مہلوک نے خود لکھوایا ہے۔ اس میں اس نے ملزم کا نام چار مرتبہ لیا ہے جس سے کسی شبہ کی گنجائش نہیں رہتی ہے۔ افسر تفتیش کنندہ کا بیان ہے کہ قصبہ شاہ آباد میں ملزم کا ہمنام اور کوئی رفا قرائن نہیں ہے۔ اس کے بعد مسماۃ سونا اور مسماۃ درشینہ کی شہادت ہے کہ جن کے سامنے مہلوک قتل کیا گیا ہے۔ اگرچہ ہر دو مسماتان بوجہ خرابی نظر ملزم کو موقع پر شناخت نہ کرسکیں تاہم ان کا بیان ہے کہ بوقت وقوعہ مہلوک ملزم کا نام لے رہا تھا کہ رفو مجھے مارے ڈالتا ہے۔ انکے علاوہ شب چنداس اور چھوٹے لال کی عینی شہادت ہے۔ جنہوں نے فوراً بعد وقوعہ ملزم کو مہلوک کے گھر میں سے چاقو لئے ہوئے باہر دروازہ میں کو بھاگتا ہوا شناخت کیا اس شہادت کے مقابلہ میں ملزم کی جانب سے الطاف اسحاق۔ حنیف پیش ہوئی ہیں جو رپٹ میں نامزد تھے یہ اشخاص ثبوت کیجانب سے اسوجہ سے پیش نہیں کئے گئے کہ بوجہ قرابت و ہم قومی ملزم سے ساز کر گئے ہیں۔ ان ہر سہ اشخاص نے ثبوت سے بالکل مختلف واقعہ بیان کیا ہے انکا بیان ہے کہ جب ہم اور شب چنداس موقعہ پر پہونچے اور ہمنے مہلوک سے دریافت کیا کہ اسکو کس نے مارا ہے تو اس نے جواب دیا کہ اسکو تین چار آدمیوں نے مارا ہے جن کو وہ نہیں پہچان سکا اور یہی بیان اس نے اپنی رپٹ میں لکھایا ہے۔ لیکن ان تینوں گواہان کی شہادت کو ہم اسوجہ سے باور کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ انہیں سے ایک گواہ حنیف کی شہادت خود رپٹ میں موجود ہے اور دوسرے گواہ الطاف کی گواہی فرد ضمانت پر درج ہے جنہیں ملزم نامزد ہے۔ علاوہ اس کے الطاف نے اپنے بیان میں تسلیم کیا ہے کہ اس نے رپٹ کو اسوقت دیکھا تھا جبکہ وہ لکھی گئی تھی اور وہ رپٹ بھی موجودہ مسل ہے یہ امر بالکل قرین قیاس نہیں معلوم ہوتا کہ ان گواہان نے ایک غلط رپٹ کی تصدیق کیوں کی اور کیوں انکے متعلق سب انسپکٹر

تفتیش کنندہ سے شکایت نہیں کی جب کہ ان گواہان کو ثبوت کے خلاف اور اس کے مقابلہ میں بجانب ملزم شہادت دینے کی جرأت حاصل ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ اگر رپٹ غلط طور پر درج کیجاتی تو وہ اسوقت اس کے متعلق کوئی کارروائی نہیں کرتے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رپٹ صحیح طور پر درج کی گئی اور صفائی کیجانب سے انکا ایک مختلف واقعہ بیان کرنا ایک خیال مابعد ہے جو بوقت اندراج رپٹ پیدا نہیں ہوا تھا صفائی کی جانب سے ایک اور واقعہ بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ مہلوک کی آشنائی شب چنداس گواہ ثبوت کی زوجہ کے ساتھ تھی اور اس کی شہرت قصبہ میں چار سال سے تھی عدالت ماتحت نے اپنی تجویز میں اس واقعہ کی شہادت کی مسل سے کافی طور پر تردید کردی ہے جس کے اعادہ کی ہمکو ضرورت نہیں ہے اس قسم کے واقعات کے اظہار سے صفائی کا یہ منشا ہے کہ وہ مجوز کے قلب میں ملزم کے موافق شبہ پیدا کردے اور اس سے ملزم کو فائدہ پہنچے۔ ہم نے خود بغرض فائدہ رسانی ملزم شہادت و حالات مقدمہ کو بغرض نکتہ چینی کی نظر سے دیکھا لیکن ہمیں افسوس ہے کہ شہادت ثبوت اس قدر صاف اور مضبوط ہے کہ اس میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں معلوم ہوتی۔ ملزم نہ خود اور نہ اس کے گواہان اس کا تذکرہ کرتے ہیں کہ مہلوک کو اگر ملزم نے قتل نہیں کیا تو اس کو کس نے قتل کیا وہ اپنی بالکل لاعلمی ظاہر کرتے ہیں خیر یہ امر بھی تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ ان کو قتل کا علم نہو۔ لیکن یہ امر بالکل قابل قیاس نہیں کہ قاتل کا نام مہلوک اور گواہان ثبوت نے غلط طور پر لیا ہو۔ صفائی کی جانب سے نہ ملزم خود اور نہ اس کے گواہ اپنے بیانات کے ذریعہ سے یہ ثابت کرسکے ہیں کہ مہلوک کو اور رفو سے کیا رنج تھا جس کی بنا پر اس نے غلط طور پر اسکا نام رپٹ میں لکھا دیا یا ملزم سے اور شب چنداس سے

کیا رنج ہے جس کی بنا پر وہ اُس کا نام لیتا ہے۔ اس قسم کے رنج کا صفائی کیجانب سے کوئی اشارہ بھی نہیں کیا گیا۔ بس ایسی صورت میں ہمارے لئے رپٹ ابتدائی اور گواہان ثبوت کے یقین کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔ آخر میں وکیل ملزم نے سزا کی نسبت ہم سے استدعا کی کہ سزائے موت اگر حبس دوام کی سزا سے تبدیل کردی جائے تو زیادہ قرین انصاف ہے۔ لیکن ہم کو وکیل ملزم سے اس امر کے متعلق اتفاق نہیں ہے اس لئے کہ حالات مندرجہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم کوئی صورت ایسی نہیں پاتے جو منتج بہ تخفیفِ سزا ہو۔ مثلاً یہ کہ واقعہ قتل ایک امر اتفاقیہ تھا یا اشتعال طبع کا نتیجہ تھا۔ برخلاف اس کے یہ قتل نہایت ظالمانہ و بے رحمانہ طریقہ پر وقوع میں آیا ہے۔ مہلوک جب کہ بوقت نصف شب اپنے مکان میں آرام اور چین کی نیند سو رہا تھا ملزم کا اُس کے گھر میں داخل ہونا اور اسکو بحالت خواب اُس کے آرام میں مخل ہوکر شدید ضربات سے اس طرح مضروب کرنا کہ اُس کی موت دو ڈھائی گھنٹہ کے قلیل عرصہ میں واقع ہوگئی ایسا واقعہ ہے کہ جس کی بناء پر ملزم کو سوائے انتہائی سزائے موت کے دینے کے اور کوئی چارہ نہیں۔ چنانچہ ہم کو عدالت سیشن و جج ہائی کورٹ کی تجاویز سے کلیتاً اتفاق ہے۔ لہذا

حکم ہوا کہ

تجویز عدالت سیشن و عدالت جج ہائی کورٹ بحال رہے۔ اپیل ملزم نامنظور ہو اور بذریعہ عرضداشت جداگانہ مع تجویز ہذا اعلیٰ حضرت حضور پُرنور دام اقبالہم و ملکہم سے استدعا کیجائے کہ رفیق احمد عرف رفو ملزم کی سزائے موت کی نسبت حکم منظوری صادر فرمایا جائے

دستخط عالی مرتبت جناب پریزیڈنٹ صاحب بہادر
دستخط عالی مرتبت جناب نواب محمد مظفر خاں صاحب بہادر ممبر